کچھ باتیں کچھ یادیں

☆ دولت خداداد پاکستان کے معرض وجود میں آنیکے وقت تک برصغیر کے قریے قریے میں جید علمائے حق موجود تھے اور اپنے اپنے علاقے کے لوگوں کو فیض یاب کرتے رہے' مگر اہلسنت کی شومی قسمت کہ وہ علمائے حق یکے بعد دیگرے عازم خلد بریں ہوتے چلے گئے ان میں سے بہت سے حضرات بجا طور پر علم کے ہمالہ تھے مگر شہرت ان پر فریفتہ نہیں تھی لہذا ان کا تعارف صرف حلقہ علماء تک محدود رہا۔

☆ مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ ابو البرکات سید احمد قادری چشتی اشرفی امیر حزب الاحناف لاہور (رحمۃ اللہ علیہ) اور غزالی زماں' رازی دوراں علامہ سید احمد سعید کاظمی امروہوی' چشتی صابری' قادری بانی انوار العلوم ملتان (رحمۃ اللہ علیہ) ان بزرگوں میں سے ہیں جو علم وفضل کے بحر زخار اور دریائے معرفت کے شناور تھے' شہرت ان پر ایسی عاشق وشیدا تھی کہ ہر وقت ان کے دروازوں پر دربانی کے فرائض سرانجام دیتی تھی۔ یہ دونوں بزرگ قیام پاکستان سے بہت پہلے پورے برصغیر پاک وہند میں اپنی فضیلت علمی اور شرافت نفسی کا لوہا منوا چکے تھے۔ امرتسر میں سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کا عرس مبارک نہایت تزک واحتشام سے منعقد ہوا کرتا تھا۔ اس مقدس وبابرکت محفل میں سربرآوردہ مشائخ عظام اور جید علمائے کرام شرکت کرنا باعث فخر ومباہات جانتے تھے چنانچہ مذکورہ الصدر دونوں بزرگ بھی اس سہ روزہ محفل (اجلاس) میں شرکت فرماتے اور اہالیان امرتسر کو اپنے مواعظ حسنہ وعلمیہ سے بہرور فرماتے تھے لہذا احقر اس زمانے سے ان بزرگوں کے مداحین میں شامل تھا۔ پاکستان میں ہجرت کے بعد ان بزرگوں کو بہت قریب سے دیکھنے کا بھی موقع میسر آیا اور یہ ہر دو بزرگ فقیر حقیر پر بے حد شفقت فرماتے تھے۔

☆ 1973ء میں جب راقم السطور کو مدینہ منورہ میں حاضری کی سعادت عظمی نصیب ہوئی تو وہاں قطب مدینہ شیخ العرب والعجم حضرت شاہ ضیاء الدین احمد قادری مہاجر مدنی خلیفہ خاص اعلی حضرت امام احمد رضا خان قادری بریلوی (قدس سرہما) کے آستانہ عالیہ پر ہر روز حاضری سے مشرف ہوتا رہا اور متعدد مرتبہ حضرت قطب مدینہ نے اپنی زبان فیض ترجمان سے یہ ارشاد فرمایا ''اس وقت پاکستان میں صرف دو ہی معتبر اور قابل اعتماد عالم دین ہیں ایک حضرت ابو البرکات سید صاحب اور دوسرے علامہ سید احمد سعید کاظمی شاہ صاحب! (بلفظہ بقدر حافظہ) (حضرت قطب مدینہ علیہ الرحمۃ والرضوان سے مختلف اوقات میں جن پاکستانی علماء حق کے بارے میں تحسین کے کلمات فقیر سے سنے انکے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ حضرت شیخ الحدیث علامہ محمد سردار احمد قادری رضوی چشتی صاحب' حضرت علامہ سید سردار احمد قادری گڑھی اختیار خان والے جو سید محمد فاروق القادری ایم اے کے دادا جان ہوتے ہیں' حضرت عبد نبی مختار محمد یار فریدی (گڑھی اختیار خان)' علامہ عبدالغفور ہزاروی اور حضرت مفتی اعجاز ولی خان رضوی (رحمہم اللہ تعالی) اس وقت جو حضرات بقید حیات تھے ان میں سے حضرت استاذ العلماء قبلہ مفتی تقدس علی خان رضوی (مدفون پیر جو گوٹھ) جناب پیر غلام قادر اشرفی (مدفون لالہ موسی) اور شاہ فاروق رحمانی (مدفون کراچی) علیہم الرحمۃ پر بہت خوش تھے' قائد اہل سنت شاہ احمد نورانی صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) اور مجاہد ملت عبد الستار خان نیازی (رحمۃ اللہ علیہ) کیلئے دعا گو رہتے تھے وہ ان پر اسلیے خوش تھے کہ ان دنوں یہ دونوں بھٹو حکومت سے نبرد آزما تھے۔

www.kazmis.com

☆ حضرت قطب مدینہ کی لسان فیض ترجمان سے ان بزرگوں کی عظمت کے اعلان سے مجھے بے حد خوشی محسوس ہوئی کہ ان کے بارے میں میرا فیصلہ بالکل صحیح تھا۔ ۲۰ شوال المکرم 1398ھ کو حضرت ابوالبرکات واصل بحق ہو گئے اور ان کے بعد لاہور میں مسند افتاء بے وقعت ہو کر رہ گئی۔ 25 رمضان المبارک 1406ھ کو حضرت غزالی زماں رازی دوراں مکین خلد بریں ہو گئے تو عوام اہل سنت بالکل بے سہارا ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۔ حضرت قبلہ کاظمی شاہ صاحب اعلی اللہ مقامہ کی ذات گرامی فی الحقیقت مستغنی عن الخطاب ہے جب ان کا نام نامی آ جائے تو خطابات والقابات ان کی قد آور شخصیت سے بہت چھوٹے نظر آنے لگتے ہیں۔ بلا شبہ وہ نابغہ روزگار علماء میں سے تھے جو صدیوں بعد پیدا ہوتے ہیں۔

سال ہا باید کہ تا یک فرد حق پیدا شود

بایزید اندر خراسان یا اویس اندر قرن

☆ تحریک پاکستان کے مبلغ اعظم حضرت ابو المحامد سید محمد محدث چشتی اشرفی کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ کے خطبہ آل انڈیا سنی کانفرنس منعقدہ بنارس 1946ء کے آخر میں درج ہدایات وتجاویز کی روشنی میں اگر پاکستان کے اندر متفقہ طور پر مرکزی دارالافتاء قائم کیا ہوتا یا کم از کم اہل سنت کو درپیش نت نئے مسائل علمیہ کے حل کیلئے امارت شرعیہ قائم کی ہوتی تو یقیناً کاظمی شاہ صاحب اس کے متفقہ طور پر صدر الصدور قرار پاتے اور چھوٹے چھوٹے مولوی اور خود ساختہ مفتی جو عجیب وغریب باتیں کرتے رہتے ہیں انہیں اپنی پناہ گاہوں سے باہر جھانکنے کی بھی جرأت نہ ہوتی مگر وائے افسوس کہ یہاں الٹی گنگا بہنے لگی۔

☆ حضرت قطب مدینہ قدس سرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق قبلہ کاظمی شاہ صاحب آخری اہل حق سربرآوردہ عالم دین ثابت ہوئے (علمائے حق تو چند اور بھی تھے لیکن یہاں صرف سربرآوردہ اور مسلمہ شخصیت کا ذکر ہے) جس کی تصدیق درپیش حالات نے کردی ہے مثلاً بعض حنفی سنی علماء نے شریعت آرڈیننس کو قبول کرلیا ہے جس کا تعلق صرف سعودیہ کی شریعت سے ہے اور ولایت ابو حنیفہ (پاکستان) میں ان نام نہاد حنفی علماء کے دستخطوں سے سیدنا امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے نام اور کام کو حرف غلط کی طرح محو کردیا گیا اور غائبانہ نماز جنازہ کی "بدعت" اپنالی گئی ہے۔ پاکستان جن حنفی اولیاء اللہ کا فیضان ہے ان کی ارواحِ مقدسہ ان نام نہاد حنفیوں سے ناراض ہیں اور ان سب کا انجام قوم ضرور دیکھے گی۔ انشاء اللہ اب یہی نام نہاد عاشقان مصطفیٰ نظام مصطفیٰ کو بالکل بھول گئے ہیں اور ضیاء ازم ضیاء ازم کا وظیفہ جپنے لگے ہیں۔

ضیاء ازم کیا ہے؟

☆ مولوی اشرف علی تھانوی کے افکار وتعلیمات کی نشر واشاعت یا یوں کہیے کہ سعودیہ کے قوانین کی ترویج! انا للہ وانا الیہ راجعون

☆ پیش نظر رسالہ حضرت علامہ کاظمی شاہ صاحب کا ایک تحریری بیان ہے جو انہوں نے جناب چیف جسٹس صاحب وفاقی شرعی عدالت کے استفسار پر تحریر کیا تھا جس میں اہانت رسالت مآب اور تنقیص نبی کریم ﷺ کی سزا کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ کتاب و

WWW.KAZMIS.COM

سنت، اجماع امت اور تصریحات علمائے امت سے واضح ہے کہ ہر شاتم رسول کی سزا قتل ہے اور اس مسئلے میں اہل حق میں سے کبھی کسی نے اختلاف نہیں کیا۔ اگر پاکستان میں اہلسنت کی امارت شرعیہ موجود ہوتی تو اس ایمان افروز بیان کو اہل حق کے چیف جسٹس کا فیصلہ قرار دیا جاتا اور مسلم ممالک کی عدالتوں میں بطور حجت اسے پیش کیا جاتا مگر

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

☆ قبلہ کاظمی شاہ صاحب نے اس تحریر میں گستاخان رسول کی اسلامی سزا بتائی ہے۔ میں اس موقع پر امرتسر میں رونما ہونیوالا تقریبا نوے سال پہلے کا ایک واقعہ لکھنا ضروری سمجھتا ہوں، جو بے حد ایمان افروز اور عبرت انگیز ہے یہ واقعہ حضرت امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب قبلہ علی پوری قدس سرہ نے امام الائمہ سیدنا حضرت ابو حنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ کے عرس سراپا قدس منعقدہ مسجد جان محمد امرتسر کے اجتماع عظیم میں بیان فرمایا تھا۔

☆ امرتسر کے گرجا گھر کے سامنے کھڑا ہو کر ایک پادری حضرت عیسی علیہ السلام کے فضائل اور عیسائی مذہب کی خوبیاں بیان کر رہا تھا اور وہ (پادری) دوران تقریر حضور پر نور نبی کریم ﷺ کا اسم گرامی ادب واحترام سے نہیں لیتا تھا سامعین میں ایک بھنگڑ اس حالت میں کھڑا تھا کہ بھنگ گھوٹنے والا ڈنڈا اس کے کاندھے پر تھا اس خوش بخت نے کہا! "پادری ہم حضرت عیسی علیہ السلام کو برحق مانتے ہیں اور ان کا نام ادب سے لیتے ہیں تو بھی ہماری بھی سرکار ﷺ کا نام ادب سے لے" مگر پادری پر اس کا کچھ اثر نہ ہوا تو اس عالی ہمت نے پھر ٹوکا جب پادری نے تیسری بار بھی اسی طرح نام لیا تو اس پاک نہاد نے اپنا وہ ڈنڈا جس سے بھنگ گھوٹتا تھا۔ اس زور سے پادری کے سر پر دے مارا کہ پادری کا سر پھٹ کر بھیجا باہر آ گیا اور وہ مردود بیان دیئے بغیر واصل جہنم ہو گیا۔ یہ عاشق صادق پکڑا گیا موت کی سزا ہوئی اپیل ہوئی انگریز جج نے یہ لکھ کر بری کر دیا کہ

"پادری کا قاتل تکیہ نشین بھنگڑ ہے، کوئی مولوی نہیں، مولوی اور پادری کی کوئی باہمی رنجش ہو سکتی ہے بھنگڑ سے پادری کی دیرینہ یا تازہ رنجش کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ظاہر ہے کہ پادری نے ضرور اس کے جذبات کو مجروح کیا ہے، لہذا میں اسے بری کرتا ہوں" (بتغیر یسیر بقدر حافظہ)

☆ اللہ اس مکین تکیہ کے مرقد منور پر بیشمار رحمتیں نازل فرمائے اور اس جیسا ایمان ہر مکین مسجد اور ہر مسلمان کو نصیب فرمائے! آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

☆ اس واقعے کے نقل کرنے کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ وہ پادری حضور پر نور ﷺ کی شان اقدس میں کوئی گستاخی کا کلمہ نہیں کہہ رہا تھا صرف حضور پاک ﷺ کا اسم پاک اسلامی آداب سے نہیں لیتا تھا یعنی مولوی اسمعیل دہلوی کی طرح "جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں (نقل کفر کفر نباشد) (تقویۃ الایمان ص ۴۷، اطیب الایمان ص ۳۴۴) یعنی پادری صرف محمد صاحب کہہ رہا تھا اور اس تکیہ والے عاشق صادق کو یہ بات بھی ناگوار گزری اور اس نے اپنے مذہب عشق کا جھنڈا بلند کر دکھایا۔

www.kazmis.com

خدا رحمت کند ایں عاشقاں پاك طنیت را

☆ عاشقان سید ابرار ﷺ کسی عالم و مفتی سے پوچھے بغیر ہی ادب نہ کرنیوالوں کو جہنم رسید کر دیتے ہیں تو کوئی گستاخ ان کے خنجر براں سے کیونکر بچ سکتا ہے ان کا مفتی ان کا وجدان ہوتا ہے ان کا پیر و مرشد ان کا جذبہ عشق ہوتا ہے لہذا ایسے ان پڑھ غازیوں کا یہ کام ہمیشہ لائق تقلید ہوتا ہے کفار کی حکومت میں تو اسی طرح ہونا چاہیے اور ہوتا رہا مسلمانوں کی حکومت میں یہ عدالت کی ذمہ داری ہے کہ وہ سچی شہادتوں کے بعد گستاخ رسول کے قتل کا حکم صادر کرے تا کہ مزید الجھنیں اور پیچیدگیاں پیدا نہ ہو سکیں۔

داتا کی نگری	خاک راہ دردمنداں
۶ صفر المظفر ۱۴۰۹ھ	محمد موسیٰ

WWW.KAZMIS.COM

رد توہین رسالت

بعدالت جناب چیف جسٹس صاحب، وفاقی شرعی عدالت پاکستان

بیان من جانب سید احمد سعید کاظمی صدر مرکزی جماعت اہلسنت پاکستان وشیخ الحدیث مدرسہ عربیہ اسلامیہ انوار العلوم ملتان

☆ محترم محمد اسمٰعیل قریشی سینئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ پاکستان لاہور نے بنام اسلامی جمہوریہ پاکستان تعزیرات پاکستان کی دفعہ نمبر 295 الف اور دفعہ 298 الف کے خلاف شرعی عدالت میں ایک درخواست دائر کی ہے جہاں تک اہانت رسالت اور توہین و تنقیص نبوت سے اس درخواست کا تعلق ہے میں اس سے پوری طرح متفق ہوں اور دلائل شرعیہ (کتاب وسنت، اجماع امت اور تصریحات علماء دین) کے مطابق میں اس کی مکمل تائید اور حمایت کرتا ہوں۔ اس سلسلے میں میرا تفصیلی بیان درج ذیل ہے۔

☆ کتاب وسنت، اجماع امت اور تصریحات ائمہ دین کے مطابق توہین رسول کی سزا صرف قتل ہے۔ رسول کی صریح مخالفت توہین رسول ہے۔ قرآن مجید نے اس جرم کی سزا قتل بیان کی ہے۔ اسی بنا پر کافروں سے قتال کا حکم دیا گیا۔ قرآن مجید میں ہے

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَاۗقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

☆ یہ (یعنی کافروں کو قتل کرنے کا حکم) اسلیے ہے کہ انہوں نے اللہ اور اسکے رسول کی صریح مخالفت کر کے انکی توہین کا ارتکاب کیا۔

توہین رسول کے کفر ہونے پر بکثرت آیات قرآنیہ شاہد ہیں مثلاً

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ

ترجمہ☆ اور اگر آپ ان سے پوچھیں تو وہ ضرور کہیں گے ہم تو صرف ہنسی مذاق کرتے تھے۔ آپ (ان سے) کہیں کیا تم اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول کے ساتھ ہنسی مذاق کرتے ہو۔ کوئی عذر نہ کرو بے شک ایمان کے بعد تم نے کفر کیا۔

☆ مسلمان کہلانے کے بعد کفر کرنے والا مرتد ہوتا ہے اور از روئے قرآن مرتد کی سزا صرف قتل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ

ترجمہ☆ اے رسول پیچھے رہ جانیوالے دیہاتیوں سے فرما دیجئے عن قریب تم سخت جنگ کرنیوالوں کی طرف بلائے جاؤ گے۔ تم ان سے قتال کرتے رہو گے یا وہ مسلمان ہو جائیں گے۔

☆ یہ آیت مرتدین اہل یمامہ کے حق میں بطور اخبار بالغیب نازل ہوئی اگرچہ بعض علما نے اس مقام پر فارس وروم وغیرہ کا ذکر بھی کیا ہے لیکن حضرت رافع بن خدیج ؓ کی حسب ذیل روایت نے اس آیت کو مرتدین بنی حنیفہ (اہل یمامہ) کے حق میں متعین کر دیا۔

عن رافع بن خديج انا كنا نقرا هذه الاية فيما مضى ولا نعلم من هم حتى دعا ابوبكر رضي الله عنه الى قتال بني حنيفه فعلمنا انهم اريدوا بها

ترجمہ☆ حضرت رافع بن خدیج ؓ فرماتے ہیں کہ گزشتہ زمانے میں ہم اس آیت کو پڑھا کرتے تھے اور ہمیں معلوم نہ تھا کہ وہ کون لوگ ہیں یہاں تک کہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے (مرتدین) بنی حنیفہ (اہل یمامہ) کے قتال کی طرف مسلمانوں کو بلایا اس

www.kazmis.com

وقت ہم سمجھے کہ اس آیت کریمہ میں یہ مرتدین ہی مراد ہیں۔

☆ ثابت ہوا کہ اگر مرتد اسلام نہ لائے تو ازروئے قرآن اس کی سزا قتل کے سوا کچھ نہیں قتل مرتد کے بارے میں متعدد احادیث وارد ہیں اختصار کے پیش نظر صرف ایک حدیث پیش کی جاتی ہے۔

انی علی بزدنافة فاحرقهم (وفی روایة ابی داؤد ان علیا احرق ناسا ارتد واعن الاسلام) فبلغ ذلك ابن عباس فقال لو كنت انا لم احرقهم لنهی رسول الله صلی الله علیه واله وسلم لا تعذبوا بعذاب الله ولقتلتهم لقول رسول الله صلی الله علیه وسلم من بدل دینه فاقتلوه

ترجمہ☆ حضرت علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم کے پاس (مرتد ہو جانے والے) زندیق لوگ لائے گئے تو آپ نے انہیں جلا دیا اس کی خبر حضرت عبداللہ بن عباس ﷺ کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا اگر (آپ کی جگہ) میں ہوتا تو انہیں نہ جلاتا کیونکہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ کے عذاب کے ساتھ کسی کو عذاب نہ دو اور میں انہیں قتل کرا دیتا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مسلمان اپنے دین سے پھر جائے اسے قتل کردو۔

WWW.KAZMIS.COM

قتل مرتد کے بارے میں صحابہ کرام ﷺ کا طرز عمل

☆ صدیق اکبر ﷺ نے مسند خلافت پر بیٹھتے ہی جس شدت کیساتھ مرتدین کو قتل کیا محتاج بیان نہیں۔ صحابہ کرام کیلئے مرتد کو زندہ دیکھنا نا قابل برداشت تھا۔ حضرت ابوموسی اشعری ﷺ اور حضرت معاذ بن جبل ﷺ دنوں رسول اللہ ﷺ کی طرف سے یمن کے دو مختلف حصوں پر حاکم تھے ایک دفعہ حضرت معاذ بن جبل ﷺ حضرت ابوموسی اشعری ﷺ سے ملاقات کیلئے آئے ایک بندھے ہوئے شخص کو دیکھ کر انہوں نے پوچھا یہ کون ہے؟ ابوموسی اشعری ﷺ نے فرمایا

كان يهوديا فاسلم ثم تهود قال اجلس قال لا اجلس حتى يقتل قضاء الله ورسوله ثلاث مرات فامر به فقتل

ترجمہ☆ یہ یہودی تھا مسلمان ہونے کے بعد پھر یہودی ہو کر مرتد ہو گیا۔

☆ حضرت موسی اشعری ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل ﷺ کو بیٹھنے کیلئے کہا انہوں نے تین بار فرمایا جب تک اسے قتل نہ کر دیا جائے میں نہیں بیٹھوں گا (قتل مرتد) اللہ اور اسکے رسول کا فیصلہ ہے چنانچہ حضرت ابوموسی اشعری ﷺ کے حکم سے اسے اسی وقت قتل کر دیا گیا۔

گستاخ رسول کا قتل

☆ غلاف کعبہ سے لپٹے ہوئے توہین رسول کے مرتکب مرتد کو مسجد حرام میں قتل کرنے کا حکم رسول اللہ ﷺ نے دیا۔ حضرت انس بن مالک ﷺ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ میں تشریف فرما تھے کسی نے حضور ﷺ سے عرض کی حضور! آپ کی شان میں توہین کرنیوالا ابن خطل کعبہ کے پردوں سے لپٹا ہوا ہے آپ ﷺ نے فرمایا "اقتلوہ" اسے قتل کردو۔

☆ یہ عبداللہ بن خطل مرتد تھا۔ ارتداد کے بعد اسنے ناحق قتل کیے رسول اللہ ﷺ کی ہجو میں شعر کہہ کر حضور ﷺ کی شان میں توہین و تنقیص کیا کرتا تھا اسنے دو گانے والی لونڈیاں اسلیے رکھی ہوئی تھیں کہ وہ حضور ﷺ کی ہجو میں اشعار گایا کریں جب حضور ﷺ نے اسکے قتل کا حکم دیا تو اسے غلاف کعبہ سے باہر نکال کر باندھا گیا اور مسجد حرام میں مقام ابراہیم اور زم زم کے درمیان اس کی گردن ماری گئی۔

☆ یہ صحیح ہے کہ اس دن ایک ساعت کیلئے حرم مکہ کو حضور ﷺ کیلئے حلال قرار دے دیا گیا تھا لیکن بالخصوص مسجد حرام میں مقام ابراہیم اور زم زم کے درمیان اس کا قتل کیا جانا اس بات کی دلیل ہے کہ گستاخ رسول باقی مرتدین سے بدرجہا بدتر و بدحال ہے۔

اجماع امت

قال محمد بن سحنون اجمع العلماء ان شاتم النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم المتنقص لہ کافر والوعید جار علیہ بذاب اللہ لہ وحکمہ عند الامۃ القتل ومن شك فی کفرہ وعذابہ کفر

ترجمہ ☆ محمد بن سحنون نے فرمایا علماء امت کا اجماع ہے کہ نبی کریم ﷺ کو گالی دینے والا حضور ﷺ کی توہین کرنیوالا کافر ہے اور اس کیلئے اللہ کے عذاب کی وعید جاری ہے اور امت کے نزدیک اس کا حکم قتل ہے جو اس کے کفر اور عذاب میں شک کرے کافر ہے۔

وقال ابو سلیمان الخطابی لا اعلم احدا من المسلمین اختلف فی وجوب قتلہ اذا کان مسلما

ترجمہ ☆ امام ابو سلیمان الخطابی نے فرمایا جب مسلمان کہلانے والا نبی ﷺ کے سب کا مرتکب ہو تو میرے علم میں کوئی ایسا مسلمان نہیں جس نے اسکے قتل میں اختلاف کیا ہو۔

واجمعت الامۃ علی قتل متنقصہ من المسلمین وسابہ

ترجمہ ☆ اور امت کا اجماع ہے کہ مسلمان کہلا کر حضور ﷺ کی شان میں سب اور تنقیص کرنے والا قتل کیا جائے گا۔

قال ابوبکر بن المنذر اجمع عوام اہل العلم علی ان من سب النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم یقتل قال ذلك مالك بن انس و اللیث واحمد واسحاق وھو مذھب الشافعی قال القاضی ابو الفضل وھو مقتضی قول ابی ابکر الصدیق رضی اللہ عنہ ولا تقبل توبتہ عند ھؤلاء وبمثلہ قال ابو حنیفۃ واصحابہ والثوری واھل الکوفۃ والاوزاعی فی المسلمین لکنھم قالوا ھی ردۃ

ترجمہ ☆ امام ابوبکر بن منذر نے فرمایا ائمہ علماء اسلام کا اجماع ہے کہ جو شخص نبی کریم ﷺ کو سب کرے قتل کیا جائے گا ان ہی میں سے مالک بن انس، لیث، احمد، اسحاق ہیں اور یہی شافعی کا مذہب ہے۔ قاضی عیاض نے فرمایا، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے قول کا یہی مقتضی ہے (پھر فرماتے ہیں) اور ان ائمہ کے نزدیک اس کی توبہ بھی قبول نہ کی جائے گی، امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ ان کے شاگردوں، امام ثوری، کوفہ کے دوسرے علماء اور امام اوزاعی کا قول بھی اسی طرح ہے۔ ان کے نزدیک یہ ردت ہے۔

ان جمیع من سب النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم او عابہ او الحق بہ نقصا فی نفسہ اونسبہ او دینہ او خصلۃ من خصالہ او عرض بہ او شبہہ بشی علی طریق السب لہ او الازراء علیہ او التصغیر بشانہ او الغض منہ والعیب لہ فھو ساب لہ والحکم فیہ حکم الساب یقتل کما نبینہ ولا نستثنی فصلا من فصول ھذا الباب علی ھذا المقصود ولا نمتری فیہ تصریحا کان او تلویحا --- وھذا کلہ اجماع من العلما وائمۃ الفتوی من لدن الصحابۃ رضوان اللہ علیھم الی ھلم جرا

ترجمہ ☆ بیشک ہر وہ شخص جس نے نبی کریم ﷺ کو گالی دی یا حضور ﷺ کی طرف کسی عیب کو منسوب کیا یا حضور ﷺ کی ذات مقدسہ، آپ ﷺ کے نسب، دین یا آپ ﷺ کی کسی خصلت سے کسی نقص کی نسبت کی یا آپ ﷺ پر طعنہ زنی کی یا جس نے بطریق سب اہانت یا تحقیر شان مبارک یا ذات مقدسہ کی طرف کسی عیب کو منسوب کرنے کیلئے حضور ﷺ کو کسی چیز سے تشبیہ دی وہ حضور ﷺ کو صراحۃً گالی دینے والا ہے، اسے قتل کر دیا جائے ہم اس حکم میں قطعاً کوئی استثنا نہیں کرتے۔ نہ ہم اس میں کوئی شک کرتے ہیں خواہ صراحۃً توہین ہو یا اشارۃً

WWW.KAZMIS.COM

کنایۃً اور یہ سب علماء امت اور اہل فتویٰ کا اجماع ہے۔ عہد صحابہ سے لے کر آج تک۔

والحاصل انه لا شك ولا شبهة في كفر شاتم النبي صلى الله عليه واله وسلم وفي استباحة قتله وهو المنقول عن الائمة الاربعة

ترجمہ☆ خلاصہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کو گالی دینے والے کے کفر اور اسکے مستحق قتل ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں چاروں ائمہ (ابو حنیفہؒ مالکؒ، شافعیؒ، احمد بن حنبلؒ) سے یہی منقول ہے۔

كل من ابغض رسول الله صل الله عليه واله وسلم بقلبه كان مرتدا فالساب بطريق اولى ثم يقتل حدا عندنا

ترجمہ☆ جو شخص رسول اللہ ﷺ سے اپنے دل میں بغض رکھے وہ مرتد ہے آپ ﷺ کو گالی دینے والا تو بطریق اولی مستحق گردن زدنی ہے پھر (مخفی نہ رہے کہ) یہ قتل ہمارے نزدیک بطور حد ہوگا۔

ايما رجل مسلم سب رسول الله صلى الله عليه واله وسلم اوكذبه او عابه او تنقصه فقد كفر بالله وبانت منه زوجته

ترجمہ☆ جو مسلمان رسول اللہ ﷺ کو سب کرے یا تکذیب کرے یا عیب لگائے یا آپ ﷺ کی تنقیص شان کا (کسی اور طرح سے) مرتکب ہو تو اس نے اللہ کے ساتھ کفر کیا اور اس سے اسکی زوجہ اس کے نکاح سے نکل گئی۔

اذا عاب الرجل النبي صلى الله عليه واله وسلم في شيء كان كافر اوكذا قال بعض العلماء لوقال لشعر النبي صلى الله عليه واله وسلم شعير فقد كفر وعن ابي حفص الكبير من عاب النبي صلى الله عليه واله وسلم بشعرة من شعراته الكريمة فقد كفر وذكر في الاصل ان شتم النبي كفر

ترجمہ☆ کسی شے میں حضور ﷺ پر عیب لگانے والا کافر ہے اور اسی طرح بعض علماء نے فرمایا اگر کوئی حضور ﷺ کے بال مبارک کو "شعر" کے بجائے (بصیغہ تصغیر) "شعیر" کہدے تو وہ کافر ہو جائے گا اور امام ابو حفص الکبیر (حنفی) سے منقول ہے کہ اگر کسی نے حضور ﷺ کے کسی ایک بال مبارک کی طرف بھی عیب منسوب کیا تو وہ کافر ہو جائے گا اور امام محمد نے "مبسوط" میں فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کو گالی دینا کفر ہے۔

ولا خلاف بين المسلمين ان من قصد النبي صلى الله عليه واله وسلم بذلك فهو ممن ينتحل الاسلام انه مرتد يستحق القتل

ترجمہ☆ کسی مسلمان کو اس میں اختلاف نہیں کہ جس شخص نے نبی کریم ﷺ کی اہانت وایذا رسانی کا قصد کیا اور وہ مسلمان کہلاتا ہے وہ مرتد مستحق قتل ہے۔

☆ یہاں تک ہمارے بیان سے یہ بات واضح ہوگئی کہ کتاب وسنت، اجماع امت اور اقوال علمائے دین کے مطابق گستاخ رسول کی سزا یہی ہے کہ وہ حداً قتل کیا جائے اس کے بعد حسب ذیل امور کی وضاحت بھی ضروری ہے

ا☆ بارگاہ نبوت ﷺ کی توہین وتنقیص کو موجب حد جرم قرار دینے کیلئے یہ شرط صحیح نہیں کہ گستاخی کرنیوالا مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مشتعل کرنے کی غرض سے گستاخی کی ہو یہ شرط ہر گستاخ نبوت کے تحفظ کے مترادف ہوگی اور توہین رسالت کا دروازہ کھل جائے گا کہ مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مشتعل کرنا میری غرض نہ تھی علاوہ ازیں یہ شرط کتاب اللہ کے بھی منافی ہے سورۂ توبہ کی آیت ہم لکھ چکے

WWW.KAZMIS.COM
WWW.KAZMIS.COM

ہیں کہ توہین کرنے والے منافقوں کا یہ عذر کہ "ہم تو آپس میں صرف دل لگی کرتے تھے ہماری غرض توہین نہ تھی" نہ مسلمانوں کے مذہبی جذبات مشتعل کرنا ہمارا مقصد نہ تھا اللہ نے مسترد کر دیا اور واضح طور پر فرمایا

لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم

ترجمہ ☆ بہانے نہ بناؤ ایمان کے بعد تم نے کفر کیا۔

۲ ☆ صریح توہین میں نیت کا اعتبار نہیں "راعنا" کہنے کی ممانعت کے بعد اگر کوئی صحابی نیت توہین کے بغیر حضور ﷺ کو "راعنا" کہتا تو وہ "وَاسْمَعُوْا وَلِلْكَافِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ" کی قرآنی وعید کا مستحق قرار پاتا جو اس بات کی دلیل ہے کہ نیت توہین کے بغیر بھی حضور ﷺ کی شان میں توہین کا کلمہ کہنا کافر ہے۔

☆ امام شہاب الدین خفاجی حنفی ارقام فرماتے ہیں

المدار فی الحکم بالکفر علی الظواهر ولا نظر للمقصود والنیات ولا نظر لقرائن حاله

☆ توہین رسالت پر حکم کفر کا مدار ظاہر الفاظ پر ہے توہین کرنیوالے کے قصد و نیت اور اس کے قرائن حال کو نہیں دیکھا جائے گا۔ ورنہ توہین رسالت کا دروازہ کبھی بند نہ ہو سکے گا کیونکہ ہر گستاخ یہ کہہ کر بری ہو جائے گا کہ میری نیت اور ارادہ توہین کا نہ تھا لہذا ضروری ہے کہ توہین صریح میں کسی گستاخ نبوت کی نیت اور قصد کا اعتبار نہ کیا جائے۔

۳ ☆ یہاں اس شبہ کا ازالہ بھی ضروری ہے کہ اگر کسی مسلمان کے کلام میں ننانوے وجوہ کفر کی ہوں اور اسلام کی صرف ایک وجہ کا احتمال ہو تو فقہا کا قول ہے کہ کفر کا فتویٰ نہیں دیا جائے گا اس کا ازالہ یہ ہے کہ فقہا کا یہ قول اس تقدیر پر ہے کہ کسی مسلمان کے کلام میں ننانوے وجوہ کفر کا صرف احتمال ہو کفر صریح نہ ہو لیکن جو کلام مفہوم توہین میں صریح ہو اس میں کسی وجہ کو ملحوظ رکھ کر تاویل کرنا جائز نہیں اس لیے کہ لفظ صریح میں تاویل نہیں ہو سکتی قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا

قال حبیب ابن الربیع لان ادعاء التاویل فی لفظ صراح لا یقبل

ترجمہ ☆ حبیب بن ربیع نے فرمایا کہ لفظ صریح میں تاویل کا دعویٰ قبول نہیں کیا جائے گا۔

☆ کسی کلام کا توہین صریح ہونا عرف اور محاورے پر مبنی ہے۔ معذرت کے ساتھ بطور مثال عرض کرتا ہوں کہ اگر کسی کو ولد الحرام کہا جائے اور کہنے والا لفظ "حرام" کی تاویل کرے اور کہے کہ میں نے "المسجد الحرام" اور "بیت اللہ الحرام" کی طرح معظم و محترم کے معنی میں یہ لفظ بولا ہے تو اس کی یہ تاویل کسی ذی فہم کے نزدیک قابل قبول نہ ہو گی کیونکہ عرف اور محاورے میں "ولد الحرام" کا لفظ گالی اور توہین ہی کیلئے بولا جاتا ہے اسی طرح ہر وہ کلام جس سے عرف و محاورے میں توہین کے معانی مفہوم ہوتے ہوں توہین ہی قرار پائے گا خواہ اس میں ہزار تاویلیں ہی کیوں نہ کی جائیں۔ عرف اور محاورے کے خلاف تاویل معتبر نہیں ہو گی۔

۴ ☆ یہاں اس شبے کو دور کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ اگر توہین رسول کی سزا حداً قتل کرنا ہے تو کئی منافقین نے حضور ﷺ کی صریح توہین کی۔ بعض اوقات صحابہ کرام نے عرض کی کہ حضور ﷺ ہمیں اجازت دیں کہ ہم اس گستاخ منافق کو قتل کر دیں لیکن حضور ﷺ نے

WWW.KAZMIS.COM
WWW.KAZMIS.COM

اجازت نہیں دی۔

☆ ابن تیمیہ نے اس کے متعدد جوابات لکھے ہیں جن کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

(ا) اسوقت ان لوگوں پر حد قائم کرنا فساد عظیم کا موجب تھا۔ ان کے کلمات توہین پر صبر کر لینا اس فساد کی نسبت آسان تھا۔

(ب) منافقین اعلانیہ توہین رسالت نہ کرتے تھے بلکہ آپس میں چھپ کر حضور ﷺ کے حق میں توہین آمیز باتیں کیا کرتے تھے۔

(ج) منافقین کے ارتکاب توہین کے موقع پر صحابہ کرام کا حضور ﷺ سے ان کے قتل کی اجازت طلب کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ صحابہ کرام جانتے تھے کہ گستاخ رسول کی سزا قتل ہے۔ گستاخان شان رسالت ابو رافع یہودی اور کعب بن اشرف کو قتل کرنے کا حکم رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو دیا تھا۔ اس حکم کی بنا پر صحابہ کرام کو علم تھا کہ حضور ﷺ کی شان میں توہین کرنے والا قتل کا مستحق ہے۔

۵☆ رسول اللہ ﷺ کیلئے جائز تھا کہ وہ اپنے گستاخ اور موذی کو اپنی حیات میں معاف فرمادیں لیکن امت کیلئے جائز نہیں کہ وہ حضور ﷺ کے گستاخ کو معاف کردے۔

☆ نبی اکرم ﷺ اور دیگر انبیائے کرام اللہ کے اس حکم کو بجالائے کہ "آپ معافی کو اختیار فرمائیں اور جاہلوں سے منہ پھیر لیں اور نیکی کا حکم دیں" (سورہ اعراف ۱۹۹)

☆ میں عرض کروں گا کہ گستاخ رسول پر قتل کی حد جاری کرنا ایسی حد ہے جو رسول اللہ ﷺ کا اپنا حق ہے اگر چہ رسول اللہ ﷺ کی توہین حضور ﷺ کی امت کیلئے بھی سخت ترین اذیت کا موجب ہے اور اس طرح اس حد کو پوری امت کا حق بھی کہا جا سکتا ہے لیکن بلا واسطہ نہیں بلکہ بواسطہ ذات اقدس کے اور اللہ کی طرف سے حضور ﷺ کو یہ اختیار حاصل تھا کہ اپنا یہ حق کسی کو خود معاف فرمادیں جیسا کہ بعض دیگر احکام شرع کے متعلق دلیل سے ثابت ہے کہ اللہ نے ان احکام میں حضور ﷺ کو اختیار عطا فرمایا مثلاً حضرت براء بن عازب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بردہ ؓ کو بکری کے ایک بچے کی قربانی کرنے کا حکم دیا اور فرمایا

ولن تجزی عن احد بعدک☆

ترجمہ☆ کہ (یہ قربانی) تمہارے علاوہ کسی دوسرے پر ہرگز جائز نہیں۔

☆ اسی طرح حضرت ابن عباس ؓ اور حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ جب حضور ﷺ نے حرم مکہ کی گھاس کاٹنے کو حرام قرار دیا تو حضرت عباس ؓ نے عرض کی "اِلَّا الْاِذْخَر" یعنی "اذخر" گھاس کو حرمت کے اس حکم سے مستثنیٰ فرمادیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا "اِلَّا الْاِذْخَر" یعنی اذخر کو حرمت کے حکم سے ہم نے مستثنیٰ فرمادیا۔

www.kazmis.com
www.kazmis.com

☆ اس حدیث کے تحت شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور نواب صدیق حسن خان بھوپالی تحریر فرماتے ہیں

"یعنی بعض کا مذہب یہ ہے کہ احکام شرعیہ حضور ﷺ کے سپرد کر دیئے گئے تھے جس کیلئے جو کچھ چاہیں حلال اور حرام فرما دیں، بعض لوگ کہتے ہیں حضور ﷺ نے یہ اجتہاد کے طور پر فرمایا تھا اور پہلا مذہب اصح اور اظہر ہے"

☆ ان احادیث کی روشنی میں حضور ﷺ کو یہ اختیار حاصل ہو سکتا ہے کہ کسی حکمت و مصلحت کیلئے حضور ﷺ ان منافقین پر قتل کی حد جاری نہ فرمائیں لیکن حضور ﷺ کے بعد کسی کو یہ اختیار نہیں۔

☆ آخر میں عرض کروں گا کہ توہین رسالت کی حد اسی پر جاری ہو سکے گی جس کا یہ جرم قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہو جائے۔ اس کے بغیر کسی کو اس جرم کا مرتکب قرار دے کر قتل کرنا ہرگز جائز نہیں۔ تواتر بھی دلیل قطعی ہے اگر کوئی شخص توہین کے کلمات صریحہ بول کر یا لکھ کر اس بات کا اعتراف کرے کہ یہ کلمات میں نے بولے یا میں نے لکھے ہیں تو یقیناً وہ واجب القتل ہے خواہ وہ کتنے ہی بہانے بنائے اور کہتا پھرے کہ میری نیت توہین کی نہ تھی یا ان کلمات سے میری غرض یہ نہ تھی کہ میں مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچاؤں بہر حال وہ مستحق قتل ہے۔

☆ علی ہذا وہ لوگ جو نبی کریم ﷺ کی توہین صریح کی تاویل کر کے اس کے مرتکب کو کفر سے بچانا چاہیں بالکل اسی طرح قتل کے مستحق ہیں جیسا کہ خود توہین کرنے والا مستوجب حد ہے۔ شاتم رسول کے حق میں محمد بن سحنون کا قول ہم شفا قاضی عیاض اور الصارم المسلول سے نقل کر چکے ہیں کہ

وَمَنْ شَكَّ فِي كُفْرِهِ وَعَذَابِهِ كَفَرَ

۲۵ نومبر ۱۹۸۵ء

سید احمد سعید کاظمی

WWW.KAZMIS.COM
WWW.KAZMIS.COM